فاصلے از ایم اے خان

WWW.NOVELSCLUBB.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

فاصلے

از ایم اے خان

قسط نمبر:1

سات سال بعد اج اس نے اپنی سرزمین پر پائوں رکھا تھا۔ جیسے ہی جہاز ٹیک اوف کیا اور اسے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ جس سکون کو ان سات سالوں میں تلاش کرتا رہا کسی پرائے ملک میں اپنوں سے دور وہ آج اسے ملا ہو اور اس کی تلاش ختم ہوئی ہو۔ جہاز لینڈ کرتے ہی ہر مسافر اپنے سامان کی طرف متوجہ تھا ہر جگہ چہل قرمی تھی۔

www.novelsclubb.com

****

ایزل جلدی کرو یار جہاز لینڈ کر گیا ہے۔ہاں!!!! یار کر رہی ہوں کیا کروں الویر نے لیٹ کروادیا آج اس کی رات میں طبیعت خراب تھی۔وہ اپنے بھانجے کے بارے میں بات کرتے ہوئے اپنے میک اپ کو آخری ٹچ دے رہی تھی۔وہ جیسے ہی مڑی سارہ نے ماشااللہ کہہ کر اس کی خوبصورتی کو سراہا!!!۔۔۔ماشاءاللہ یار!!

" You are looking gorgeous "۔

شکریہ! آپ کی تعریف کا وہ ان تعریفوں کی عادی ہو چکی تھی۔قدرت نے بنایا ہی اسے اتنا پیارا تھا وہ کبھی کبھی سوچتی تھی کہ کاش اس کا نصیب بھی اس کی خوبصورتی کی طرح شاندار ہوتا۔لیکن شائد اسے پتہ نہیں تھا۔اللہ سب سے کرنے والا ہوتا ہے۔ضرور اس کے لیے بھی کچھ نہ کچھ بہتر لکھا ہو گا۔

ایزل نے نیوی بلیو کلر کی کرتی جس کے اوپر وائٹ کلر کی کڑھائی تھی اور کڑھئی کی کلر کا کیپری تھا۔

سر پہ ڈوپٹے کو نفاست سے سیٹ کیا گیا تھا۔ہنی براؤن آنکھیں جس میں کاجل لگا کر انھیں مزید خوبصورت بنایا گیا تھا۔

گھنی پلکیں پتلی ناک اور کٹاؤں دار ہونٹ گوری رنگت ہاتھ لگاؤں تو میلی ہو جائے۔اور ہاتھ میں کرسٹل کی گھڑی تھی۔جو ہر وقت اسکے ہاتھوں کی شھنت ہوتی تھی۔اور پاؤں میں اوف وائٹ کلر کی سینڈل ہیلپھنی ہوئی تھی۔

وہ دونوں ائیرپورٹ جانے کے لیے مکمل تیار تھیں۔ای،ل یار جلدی آئو کن سوچوں میں ہو۔ان سات سالوں میں ایزل کی ایسی ہی حالت تھی بیٹھے بیٹھے خیالوں میں کھو جاتی تھی۔اور جس کی خیال آتے تھے وہ شخص پتہ نہیں کہاں تھا۔۔

****

www.novelsclubb.com

وہ دونوں جلدی جلدی قدم بڑھا رہی تھی۔ائرپروٹ کے اس حصے میں جہاں میں جہاں مسافروں نے آنا تھا۔آج ان کی جان سے پیاری عزیز دوست بریرہ لنرن

سے ارہی تھی۔شادی کے بعد وہ پہلی دفعہ پاکستان آرہی تھی۔اس لیے وہ دونوں اتنی خوش تھیں۔

سارا وہ دیکھ وہ بریرہ ہے نہ!!!!۔۔۔۔۔کہاں دکھا مجھے۔۔۔۔۔۔وہ دیکھ نہ۔

وہ دونوں اس وقت اپنی دوست کو پہچاننے میں مصروف تھیں۔کیونکہ اس کی گود میں ایک ڈھیڑ سال بچی اور ساتھ ڈھائی سال کا بیٹا تھا۔

ایزل ل ل ل!!!!بریرہ چیخ مارتی ہوئی ایزل کے گلے لگی۔اس وقت وہ کہیں سے بھی دو بچوں کی ماں نہیں لگ رہی تھی۔بلکہ ایک مخلص دوست لگ رہی تھی۔جو اپنی دوستوں سے مل کر بہت خوش تھی۔۔دوستی ہی ایک ایسا رشتہ ہے جو انسان کو بچہ بننے پر مجبور کر دیتی ہے۔

****

وہ اپنا سامان کلیکٹ کرنے کے بعد ویٹنگ ایریا میں بیٹھا مرزان کا ویٹ کر رہا تھا۔

جو اس کے ہزار منع کرنے کے باوجود اسے لینے ارہا تھا۔اور وہ ابھی تک اسکا کوئی اتا پتہ نہیں تھا۔

مرزان یار کہاں رہ گیا ہے تو میں خود ہی اجاتا ہوں (وہ اپنے دوست سے فون پر بات کر رہا تھا۔)

نہیں یار میں ں س ارہا ہوں تو ویٹ کر۔

کتے انسان!! جلدی کر کب سے ویٹ کر رہا ہوں اب تو دس منٹ میں نہ یہاں ہوا تو تیری ٹانگیں دھڑ سے الگ کر دوں گا۔

اچھا اب اتنی بری دھمکیاں کیوں دے رہا ہے۔ تیرے سے سات منٹ ویٹ نہیں ہو رہا

www.novelsclubb.com

اور میں نے جو تیرا سات سال تیرا انتظار کیا یے۔وہ کس خاطے میں ہیں۔

وہ اس بات کو نظر انداز کر کے فون بند کر چکا تھا۔ گہرا سانس لے کر چہرہ پر ہاتھ پھیرا ایک ہاتھ تھوڑی کی نیچے رکھ کر کسی غیر مری نقطے پہ غور کرنے لگا۔

****

مجھے بھی کوئی پوچھ لے میں بھی ہوں ادھر سارا روتی ہوئی شکل بناتے ہوئے ان دونوں سے کہنے لگی۔ جو اسے یکسر نظر انداز کیے ہوئے تھیں۔ اپس میں مصروف تھیں۔

www.novelsclubb.com

ویسے ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ تین دوستوں میں دو دوستیں اپنے تیسرے دوست کو بھلا دیتی ہیں۔ یا مل کر اس بیچاری کا جینا حرام کر دیتی ہیں۔

سارہ کو بھی اس وقت اپنا اپ اس تیسرے دوست کی طرح لگ رہا تھا۔ جو ہمیشہ نظر انداز ہوتا ہے۔

ارے ہاں میری جان میں تمہیں کیسے بھول سکتی ھعں (بریرہ سارہ کے گلے لگتی اسے کہنے لگی) جو اگر تھوڑی اور دیر اور نظر انداز ہو جاتی تو شائد رو پڑتی۔۔

بریرہ اپنے بچوں سے تعارف نہیں کرواؤ گی۔۔۔۔"ایزل نے بریرہ کے بچوں کی طرف دیکھ کر کہا جو ان دونوں کو ٹکر ٹکر دیکھنے میں مصروف تھے"

کیوں نہیں بلکل ! بریرہ نے اپنی بیٹی کو گود میں اٹھاتے ہوئے کہا۔۔

یہے میری چھوٹی بیٹی میری زندگی ہانیہ اور یہ ہے میرا بیٹا ہے ہائم میرا شیر۔۔۔

ہائم اور ہانیہ یہ اپ کی خالہ ہیں۔۔ بریرہ نے بچوں کو بتایا جسے سن کر دونوں بہت خوش ہوئے تھے۔۔۔

او ویٹنگ ایریا میں چلتے ہیں بریرہ اور سارا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔۔۔

www.novelsclubb.com

تم دونوں جاؤ میں ڈرئیور کو کال کر کے اتی ہوں۔

وہ دونوں ہاں میں سر ہلاتی ہوئی ویٹنگ ایریا کی طرف چلیں گئی۔۔۔

****

احد اور مرزان دونوں ایک ساتھ باہر پارکنگ ایریا میں جا رہے تھے۔اپس

یں بات کرتے ہوئے اپنی کار کی طرف بڑھ رہے تھے۔۔۔

ایزل باہر ڈرائیور کو کال کرنے ائی تھی جس نے انھیں یہاں سے حویلی کی طرف لے

کر جانا تھا۔

کال پر بات کرتے ہوئے اس کی نظر اس شخص پر پڑی جو اپنے دوست سے بات

کرتے ہوئے کسی بات پر مسکرا رہا تھا۔اس کے چہرے پر جو تھوڑی دیر پہلے

مسکراہٹ تھی اب وہ بے چینی میں تبدیل ہو گئی اسے لگا اب وہ ڈانس نہیں لے

پائے گی وہ اپنے قدم اگے بڑھانا چاہتی تھی مگر ایسا کر نہ پائی وہ تو جیسے سکتے کی حالت

میں آگئی تھی۔جب کہ احد اور مرزان وہاں سے کب کی جا چکے تھے۔ایزل کی ذہن میں طرح طرح کی سوالوں نے جنم لیا تھا۔ایک بار پھر وہ اس تکلیف سے گزر گئی؟ وہ سارہ اور بریرہ کی بلانے پر ہوش میں آئی تھی۔اسی غائب دماغی کی حالت میں ان کی بات سن رہی تھی جو ڈرئیور کے آنے کا بتا رہی تھیں۔وہ چپ چاپ اکر گاڑی کی میں بیٹھ گئیتھی۔اپنی پشت سیٹ کے ساتھ لگا کر انکھ موند گئی۔

وہ یہاں کیا کرنے آیا تھا؟ جب چھوڑ گیا تھا اب واپس کیوں اذیت خینے آیا تھا۔

گاڑی حویلی کی طرف رواں تھیں اب پتا نہیں کیا ہوتا تھا اس کی زندگی کی کیا منزل تھی۔ تھی بھی یا نہیں؟

****

www.novelsclubb.com

گاڑی حویلی میں داخل ہوئی۔ایشل فوراگاڑی سے اتر کر حویلی کے اندر بھاگی۔

علوینہ اسکی یہ حالت دیکھ کر بہت پریشان ہوئی۔ان سات سالوں میں علوینہ کو بھی عادت ہوچکی تھی۔

گھر والوں نے بریرہ کو ویلکم کیااور ایزل کواسکے کمرے میں بھیج دیا۔

ایزل نے کمرے میں اتے ہی دروازہ بند کیااور اسی کے ساتھ ٹیک لگا کر پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیااب اسکمرے میں اس کی سسکیاں گونج رہی۔ تھیں۔

اس کے ذہن میں اسکی زندگی کے پچھلے سال کسی فلیش کی طرح گھوم رہے تھے جہاں سے کہنی شروع ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

یاد آتے ہیں کون کون سے گناہ محسن

ایک محبت کرلی دوسرا تم سے کرلی۔

****

ماضی:

سید شبیر شاہ اور ان کی زوجہ نغمہ بی بی اور ان کے دو بیٹے تھے۔

بڑے بیٹے سید عمران شاہ اور چھوٹے بیٹے سید ہمدان شاہ۔سب حویلی والے یہاں تک ملازمین بھی شبیر صاحب کو دادا جی کہہ کر پکارتے تھے۔اور نغمہ بی بی کی وفات ہو چکی تھی۔۔

سید عمران شاہ کی شادی دادا کی مرضی سے ہوئی تھی ان کی زوجہ کا نام فاطمہ تھا۔اور ان کے تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔۔

سب سے پہلا بیٹا سید حماد عمران شاہ۔

اسے چھوٹے دو بیٹے تھے سید ارحان عمران شاہ۔۔اور اسے چھوٹا سید المان عمران شاہ۔۔

اور سب سے چھوٹی بیٹی سیدہ میشا عمران شاہ۔

پھر بارے آتی ہے شبیر صاحب کے دوسرے بیٹے کی۔جن کا نام سید ہمدان شاہ ہے۔

ان کی شادی داداجی کی مرضی سے ہوئی تھی لیکن ماضی میں کچھ ایسی تلخیاں تھی جن کی وجہ سے دونوں باپ بیٹے میں دوریاں پیدا ہوئی تھی۔

ان کے بھی تین بچے ہیں۔پہلے بڑی بیٹی سیدہ رمنا ہمدان شاہ اور دو بیٹے سید ماحد ہمدان شاہ اور سید احد ہمدان شاہ۔۔

www.novelsclubb.com

****

میری جان اٹھ جاؤ سکول کے لیے دیر ہو رہی ہے۔

آسیہ بیگم اپنی لاڈلی کو سکول کے لیے اٹھا رہی ہیں۔ کیونکہ آج سکول میں پہلا دن ہے۔ کیونکہ دسویں کلاس آج شروع ہوئی ہے۔

آسیہ بیگم اسے کب سے اٹھانے کی کوشش کر رہی تھیں جو اٹھنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

انھوں نے سائڈ ٹیبل پر پڑا ہوا پانی کا جگ اس پر انڈیل دیا۔

ہائے ہائے۔۔!!! سیلاب اگیا بچاؤ ایشل ہڑبڑا کر اٹھی تھی سس کی ماں نے شکر کا سانس لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

چلو اب اٹھ گئی ہو تو ڈرامہ بند کرو اور اٹھ کر تیار ہو میں نے یونیفورم ائیرن سٹینڈ پر رکھا ہے۔ شاباش ہری اپ!!! ایزل۔۔ے اپنے اپ کو دیکھا جو پوری پانی میں بھیگ چکی تھی اور پھر شکایتی نظروں سے اپنی ماما کو دیکھا۔

ہاں تو تم اٹھ نہیں رہی تھیں کب سے اٹھانے کی کوشش کر رہی ہوں۔آسیہ بیگم نے صفائی دینا چاہی۔

ماما اپ کو پتہ ہے مجھے پانی سے کتنی چڑ ہے۔۔

وہ چھلانگ لگا کر بیڈ سے اتری اور سیدھا اپنی ماما کے گلے لگی۔

ارے کوئی بات نہیں ماما جانی اپ کو تو میرا قتل بھی معاف ہے اس نے ایک ادا سے کہا۔

ہشش !ایسی باتیں نہیں کرتے اچھا چلو یہ ایکٹنگ بند کرو اور ریڈی ہو کر ناشتہ کرنے او۔

وہ کہتی ہوئی کمرے سے چلیں گئی۔ایشل واشرم میں فریش ہونے گھس گئی۔

آسیہ بیگم ناشتہ لگا رہی تھی اور افتخار صاحب اخبار پڑھ رہے تھے کہ پیچھے سے ایشل نے اپنے بابا کو ہگ کیا۔

www.novelsclubb.com

اسلام علیکم ! باباجانی

وعلیکم اسلام ! میرا بچہ انھوں نے اسے پیار کرتے ہوئے اسے سینے سے لگا یا میڈم اب ناشتہ کرلیں ایک تو اتنی لیٹ اٹھیں ہیں اور اب باپ بیٹی کا پیار ہی ختم نہیں ہو رہا۔ آسیہ بیگم نے اسے ڈپٹا۔

ارے بھئی ہماری بیٹی کو کچھ مت کہا کریں دیکھنا ابجی وہ پانچ منٹ میں ناشتہ کرلے گی۔

یس باباجانی یو آر رائٹ اس نے اپنے باپ کی ہاں میں ہاں ملائی۔

آسیہ بیگم خفت سے کچھ بڑبڑاتی ہوئی کچن پلیٹس لینے چلی گئی۔

ویسے آپیا کہاں ہیں وہ اپنی بہن کے بارے میں پاچھ رہی تھی جو اسے پانچ سال بڑی تھی۔

بیٹا جی وہ یونیورسٹی جا چکی ہے اپ کی طرح نہی۔ہے جو لیٹ اٹھے اور اپنے کام وقت پر نہ کرے۔آسیہ بیگم نے کچن سے آتے ہوئے کہا۔

اوہ اچھا لیکن آپیا نے کہا تھا آج وہ نہیں جائیں گی ایشل نے اپنی ماما اور پھر بابا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ہاں لیکن پھر وہ کہہ رہی تھی اسے کوئی اسئمنٹ جمع کروانی ہے۔آسیہ بیگم نے کچھ سوچتے ہوئے ایزل کو بتایا۔

اچھا! ہاں آپیا کوئی اسئمنٹ بناتو رہیں تھیں۔

چلو ایزی یو آر لیٹ ہری اپ او میں آپ کو سکول چھوڑ دوں۔افتخار صاحب اپنا کوٹ ہاتھ پر ڈالتے ہوئے جلفی جلدی میں ایزل سے مخاطب تھے جو زیادہ ایزل کو پیار سے ایشی کہا کرتے تھے۔

ہمم جی بابا بس اگئی۔۔

اس نے اپنا بیگ اور اپنی ماما کو پیار کر کے اپنے بابا کے ساتھ چلی گئی۔

رحمان میر اور ان کے اکلوتے بیٹے افتخار میر تھے انھوں نے ان کی شادی افتخار میر کی پسند ڈے ہی آسیہ ں بیگم سے کی تھی جو نہایت ہی نرم مزاج خاتون تھیں۔

افتخار میر اور آسیہ بیگم کی دو بیٹیاں تھیں جو ان کی کل زندگی تھیں۔

سب سے بڑی علوینہ میر اور چھوٹی ایزل میر۔۔۔

بڑی بیٹی نہایت ہی سلجھی ہوئی اور سمجھدار تھی لیکن چھوٹی بیٹی بہت چال بلی اور باتونی تھی اپنی شرارتوں سے پورا گھر سر پر اٹھا رکھا تھا۔

****

www.novelsclubb.com

یار میں تو اتنا خوش ہوں کہ تو بھی اب میرے ساتھ رہے گا اور کلاس میں بھی میرے ساتھ ہو گا۔ مرزان صبح سکول کے لیے تیار ہوتے ہوئے احد ڈے مخاطب تھا۔ جو مکمل تیار ہو کر کسی کتاب کا مطالعہ کرنے میں مصروف تھا۔

ویسے تو خوش نہیں ہے کیا؟ مرزان احد سے پوچھ رہا تھا کیونکہ جب سے وہ ہی بولے جا رہا تھا اور احد چپ چاپ بیٹھا ہوا سن رہا تھا۔

میں بھی خوش ہوں۔۔(مقابل سے مختصر جواب آیا تھا۔)

احد نے ایک لمبا سانس اندر کھینچا اور اسکے قریب اتے ہوئے کہا جو شیشے کے قریب کھڑا تھا۔

ہاں وہ ہی میں کہوں کب سے تو ایسے ہی چپ ہے میں ہی بولے جا رہا ہوں۔وہ مطمعین ہوا تھا۔۔احد شیشے میں اپنے اپ کو دیکھتا بیگ لے کر باہر نکل گیا اور مرزان اسکے پیچھے۔۔

یہ ایک سکول کی بیک سائڈ پر ہوسٹل تھا جہاں وہ دونوں اس وقت موجود تھے۔

ہاں تو اگر میں بھی چپ رہوں تو تیرا بس چلے تو بھی بولے ہی نہ یہ میرا احسان ہے کی تو میری وجہ سے بولتا ہے۔۔

مرزان اپنی تعریف کرتے ہوئے اپنے احسان گنوا رہا تھا۔۔

اور احد ہمیشہ کی طرح اسے چپ ہونے کا کہہ رہا تھا۔۔بس کر جا چپ ہو جا بکواس بند کر اپنی احد نے سختی سے کہا لیکن وہ مرزان ہی کیا جو چپ ہو جائے۔۔اسکا کیسٹ پھر شروع تھا۔۔۔

دونوں سکول میں داخل ہو رہے تھے سکول اور ہسٹل میں زیادہ فاصلہ نہیں تھا زیادہ سے زیادہ بیس منٹ کا راستہ تھا جس وجہ سے وہ سکول جلدی پہنچ گئے تھے۔

ابھی وہ دونوں کلاس کی طرف بڑھ ہی رہے تھے کہ میم سلمہ نے احد کو اواز دے کر آفس میں بلایا۔۔

تو جا میں بات سن کر آتا ہوں۔۔مرزان کو کلاس کا کہہ کر افس چلا گیا۔۔

_************************_

www.novelsclubb.com

تمھاری وجہ سے میری بکس نیچے گری ہیں۔انھیں اٹھاؤ(ایزل نہایت غصے میں مرزان سے کہہ رہی تھی)۔

ایکس کیوز می! یہ میری وجہ سے نہیں خود آپ کی وجہ سے گری ہیں۔(مرزان نے بھی اسے اسی کی لہجے میں جواب دیا)۔

ایزل غصے میں لال ہو رہی تھی مرزان کو بھی ایزل پر رہ رہ کر غصہ ارہا تھا ایک تو غلطی بھی اس کی نہیں تھی دوسرا یہ لڑکی اس سے کتابیں اٹھانے کا کہہ رہی تھی۔

تم۔۔۔۔یہ کتابیں اٹھاؤ گے ایزل مے پہلی مرزان کی طرف پھر نیچے گری ہوئی کتابوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

میں تو نہیں اٹھاؤں گا جو کرنا ہے کرلو مرزا ننے بھی بڑے اطمینان سے جواب دیا اور سینے پر بازو باندھ لیے۔

تم۔۔۔۔۔ابھی ایزل کچھ کہتی کہ میم سلمیٰ نے اس کو مخاطب کیا۔

ایزل ٹیچر کی طرف مڑی اور مرزان احد کے ساتھ اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔

ایزل یہ کیا ہو رہا ہے میم سلمیٰ نے نہایت غصے سے پوچھا۔۔

وہ میم یہ مرزان نے میری بکس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شٹ اپ ایزل آپ روز کسی نہ کسی سے لڑ رہی ہوتی ہیں۔آپ کی بہت شکایتیں آ رہیں ہیں۔

لیکن میم اس بار میری غلطی نہیں تھی آپ ہر بار یہی کہتی ہیں۔اور میں اپکی ان حرکتوں کو اس وجہ سے نظر انداز کرتی ہوں کیونکہ اپ بریلینٹ سٹوڈنٹ ہو۔

ٹیچر تو ایزل کو ڈانٹنے میں لگی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

اور کلاس کی تمام لڑکیاں اور لڑکے اماحد کو دیکھنے میں مصروف تھے کیونکہ آج اس کا اس کلاس میں پہلا دن تھا۔

لڑکیاں تو احد کی بیوٹی پر ہی وارے صدقے جا رہی تھیں۔اور لڑکوں میں کچھ ایسے تھے جو اس کی خوبصورتی سے حسد کر رہے تھے۔۔۔اب کیا کرتے وہ تھا ہی اتنا خوبصورت۔

لمبا قد گوری رنگت ٹین ایج کی ہلکی ہلکی بیرڈ۔۔ہیزل انکھیں،کالے سلکی بال اس کی ماتھے پر بکھرے سے اور دائیں گال پر ڈمپل جو لکا سا مسکرانے پر بھی نمایاں ہوتا تھا۔لیکن وہ ابھی کہیں دور سویا ہوا تھا۔

سب آپس میں اس کے بارے میں چہ منگویاں کر رہے تھے۔

جا کر اپنی سیٹ پر بیٹھیں ایزل اور احد آپ ادھر ائیں میم نے ایزل کو اپنی سیٹ پر بیٹھنے اور احد کو ڈائس کی طرف آنے کا حکم دیا

ایزل منہ بناتی اپنی سیٹ پر جا بیٹھی اور احد میم کی طرف اٹھ کر ایا۔

www.novelsclubb.com

جی کلاس یہ ہیں۔"سید احد ہمدانی شاہ۔" یہ ہماری کلاس کی نیو سٹوڈنٹ ہیں جو دوسرے سکول سے ٹرانسفر ہوئے ہیں۔

ایزل نے بھی اب نگہ اٹھا کر دیکھا تھا وہ اس کی خوبصورتی سے اتنا مرعوب نہیں ہوئی تھی۔شاید وہ خود بھی اتنی ہی خوبصورت تھی اس لیے۔۔۔

یار یہ لڑکا کتنا ہینڈسم ہے نہ سارا نے دل پر ہاتھ رکھ کر بریرہ اور ایزل سے کہہ رہی تھی۔

شرم کرو لڑکی تمہاری منگنی ہو چکی ہے اور سہ بھی تمہارے پسندیدہ بندے سے ایزل نے اس کی کمر پر مکا جڑا تھا۔

آہ!!!!! کمینی اتنی زور کا مارا ہے اور ویسے بھی میں کونسا اس سے شادی کرنے جا رہی ہوں سارا نے اپنی کمر ملتے ہوئے کہا تھا۔

ہاہاہاہاہاہا۔۔۔جیسے تم جاؤ گی اور وہ شادی کرنے کے لیے تیار ہو جائے گا۔

ویسے مزاق اچھا کر لیتی ہو تم۔۔ بریرہ اس کو اور زچ کر رہی تھی۔

لگ رہا rude مجھے نہیں لگتا کہ یہ لڑکا کسی سے بات کرے گا دیکھنے سے ہی اتنا ہے۔ابھی سارا کوئی جواب دیتی کہ ایزل نے احد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اپنا انٹرو کروا کر اب اپنی سیٹ پر جا رہا تھا۔

****

شاہ صاحب یہ مسئلہ بڑھتا ہی جا رہا ہے آپ کچھ کرے نہ۔

(گاوں کے لوگ دادا جی کے پاس اپنا مسئلہ لے کر آئے تھے کیونکہ گاوں میں جو ندی تھی اس کے دوسرے کنارے پہ ایک صنعت تھی اور وہ اپنا سارا گندا مادہ ندی میں پھینک رہے تھے جس کی وجہ سے ندی الودہ ہو رہی ہے۔)

ہمارے سارے ے مویشی مر رہے ہیں۔ مویشی ہی سارے اناج کا سہارا ہیں۔ اپ کچھ کریں۔ ہم نے اس بخشو کو بھی بتایا تھا۔ لیکن اس نے ہمارے اس مسئلہ کو اپ تک نہیں پہنچایا یہ اور اج ہمیں اپکے پاس خود انا پڑا۔

سید شبیر اس گاوں کے سرپنچ ہیں۔ اور سب گاوں وال انھیں شاہ صاحب کہہ کر پکارتے ہیں۔

دادا جی نے بخشو کی طرف غصے سے دیکھا اور بخشو گبھراتے ہوئے بولا۔

ووووہ!!! دادانی میں اپکو بتانے ہی والا تھا۔

دادا جی نے گاؤں والوں کو تسلی دی کہ انشاءاللہ یہ مسئلہ جلد حل کرے گے خود۔

www.novelsclubb.com

دادا جی یہ آپکی چائے۔

میری جان اگئی میشی چائے لے کر مردان خانے میں داخل ہوئی۔

میشا عمران شاہ کی چھوٹی بیٹی ہے۔ اور اس گھر میں سب سے لاڈلی بھی ہے۔

اس حویلی کی رونق ہی میشا سے ہے۔کیونکہ حماد جو عمران شاہ کا بڑا بیٹا ہے اور اس خاندان کا بڑا سپوت عہ زیادہ طر کام میں مصروف رہتا ہے۔اور ارحان،المان, اور احد،ماحد سب اسلام آباد میں ہوتے ہیں پڑھائی کی وجہ سے اور رمنہ کالج سے فارغ ہو کر ابھی گھر پر ہی ہوتی ہے۔

میشا بہت باتونی ہے وہ ابھی نہم جماعت میں ہے۔کیونکہ وہ احد سے ایک سال چھوٹی ہے۔

کہتے ہیں شندگی کا کچھ پتہ نہیں چلتا کون کس درد سے گزرتا ہے اللہ اپنے پیارے بندو کو ہی مشکلوں میں گھیرتا ہے تاکہ وہ اسے یاد رکھیں اور اس کیمے ذدیعے وہ انہیں بخش سکے۔۔۔کچھ اس وجہ سے بھی کے ہر مشکل کے بعد اسانی ہوتی ہے۔۔بے شک جیسا کے فرمان ہے۔

"ہر مشکل کے بعد اسانی ہے ہر تنگی کے بعد اسانی ہے۔"

www.novelsclubb.com

****

ماما جانی آج میں بہت تھک گئی ہوں۔ایزل گھر میں داخل ہوئی شور مچاتے ہوئے۔

لڑکی پاگل ہوگئی ہو اہستہ بولو بابا کی طبیعت خراب ہے تھوڑا خیال کرو۔

علوینہ اسے غصہ کرتے ہوئے اس کی چیزیں سمیٹ رہی تھی۔

کیوں کیا ہوا بابا کو ایزل ایک دم سے پریشان ہوگئی تھی۔کچھ نہیں بس بیپی لو تھا صبح گئے تھے ڈاکٹر پر تو اکر یہی بتایا ہے اور کچھ نہیں کہا ابھی تو سو رہی۔ہیں۔

چلو پریشان مت ہو ان کے لیے دعا کرو۔

www.novelsclubb.com

علوینہ اسے سمجھا رہی کیوں کہ وہ پریشان ہو رہی تھی۔

میں بابا کو خود ہی دیکھ لیتی ہوں۔۔۔

نہیں رکو بتایا تو ہے وہ سو رہے ہیں۔

****

باباآپ اپنا خیال کیوں نہیں رکھتے !.

ایزل اس وقت اپنے بابا کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔آپکو پتہ ہے نہ میں آپکے معاملے میں کمزور پڑ جاتی ہوں۔بات کرتے کرتے اسے رونا آگیا تھا۔

افتخار صاحب کو اس وقت اپنی بیٹی پر بہت پیار آیا تھا۔

نہیں میری جان کچھ نہیں ہوا مجھے بس اب میں ٹھیک ہوں

بس ٹھیک ہے میں آپکو خود میڈیسن دوں گی۔۔

www.novelsclubb.com

اٹھو۔

ں نے مسکراتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

آسیہ بیگم نے آواز دی تو وہ کمرے سے جا چکی تھی۔

لیکن افتخار صاحب کسی سوچ میں جا چکے تھے کیا چیز انھیں پریشان کر رہی تھی یہ تو وقت انے پر پتہ چلنہ تھا۔۔

****

بہت ہی خوبصورت اور شاندار یونی کے میدان میں اس وقت فٹ بال میچ کھلا جا رہا تھا۔جو دو مخالف ٹیموں کے درمیان منعقد تھا۔لیکن ہر طرف صرف الماں،الماں اور الماں کے نعرے تھے۔وہاں اس میدان میں موجود ہر شخص صرف و صرف سید الماں عمران شاہ کی قارکردگی پر نظر جمئے بیٹھا تھا۔

سیدالمن عمران شاہ کی ٹیم کا نام بلیوایگل تھا۔اور مخالف ٹیم کا نام ریڈ لائن تھا۔یہ دو ٹیمیں پہلے بھی نیشنل لیول پر کھیل چکی ہیں۔جس میں بلیوایگل نے شاندار کامیابی حاصل کی تھی جس کی وجہ سے اج یہ میچ دیکھنے بہت سے لوگ اس میدان میں جمع تھے۔یا یہ کہنا درست ہو گا یہ میچ صرف الماں کی وجہ سے مشہور تھا۔

دونوں ٹیمیں بھپور کوشش کررہی تھیں۔ صرف ایک گول رہ گیا تھا جیتنے کے لیے۔

کمینٹر دونوں ٹیمیں کی شاندار کمینٹری کررہا تھا۔ جس سے تماشائیوں میں اور تجسس پیدا ہو رہا تھا۔

یہ بلیوایگل ٹیم کے پلیئیر کے پاس بال یہ وہ جاتے ہوئے انہوں نے مخالف ٹیم سے بال لی۔ اور یہ بال الماان کو پاس کی گئی۔ سارے تماشائیوں کی نظریں اور سانس رکی ہوئی تھی کہ اب کیا ہوگا۔

یہ الماان شاہ بال ک

لی کر گول کی طرف بڑھتے ہوئے۔ اوررررر!!! یہہ گول

اور پچھلی دفعہ کی طرح اس دفعہ بھی جیت بلیوایگل کی ہوئی۔

****

المن، الماان، الماان اس میدان میں سارا مجمع الماان کے نعرے لگا رہا تھا۔

اور اسی مجمع میں ایک شخص جو ہر دفعہ کی طرح بنہ کسی تاثر کے کھڑا اسے گھور رہا تھا۔

جی یہ ہیں ارحان ہیں۔پورا نام سید ارحان عمران شاہ یہ دونوں بھائی ہیں لیکن دیکھنے والا نہیں پہچان پاتا وجہ انکی دوستی ہے۔۔اور یہ صاحب جو ہے نہ بہت کم گو ہیں زیادہ بولنا پسند نہیں کرتے اور انکا نکاح بچپن میں ہی ہو چکا تھا۔۔

اگے بڑھتے ہیں۔۔

بتہ کیسا کیھلا میں نے۔۔۔

ہاں !!بس ٹھیک تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

یار!! کبھی تو تعریف کر دیا کر میری۔۔المان منہ بسور کر اسے شکایت کر رہا تھا۔

اپنی بک بک بند کر اور یہاں سے شکل گم کر اپنی۔۔۔۔

ہاں۔۔!!تجھے کہاں قدر میری جا تو جا اپنی سوچوں میں۔۔۔۔۔؛

اس یونی میں الماں اور ارحان دونوں ہینڈ سم بوائز کی نام سے مشہور تھے۔۔۔

الماں بلیک جینس اور وائٹ ٹی شرٹ اسکے اوپر ہڈی اور نیچے برینڈٹ جو گرز ۔الماں کی انکھیں ایسی تھیں جیسے دھوپ میں شیڈس بدلتی تھیں۔یہی اسکی خوبصورتی تھی۔

وہ دھوپ میں کھڑا ارحان کا انتظار کر رہا تھا۔ابھی چینج کر کے ایا تھا۔کھڑا اپنے فرینڈ سے بات کر رہا تھا۔

اسے پتہ تھا کے اسکا یار یہ اسکا بھائی کہاں ہو گا۔

اور یہی ہوا ارحان لائبریری سے نکل رہا تھا۔

ارحان زیادہ طر جینس اور کولر شرٹ پہنتا تھا۔اور اسکی انکھیں بھوری تھیں۔

احد اور ارحان کی نیچر ایک جیسی تھی لیکن فرق یہ تھا کے ارحان نرم پڑھ جاتا تھا لیکن احد نہیں پڑھتا تھا نرم جو وہ ٹھان لے تو وہ کر کے رہتا تھا۔۔

اسکی وجہ شائدٓ اسکی زندگی میں موجود اکیلا پن تھا یہ کیا وجہ تھی اسکے پیچھے۔۔اس راز سے پردہ تو وقت نے اٹھانا تھا۔

احد اور ارحان اپس میں نہیں بولتے تھے۔۔کیونکہ انکی نیچر ایک جیسی تھی اور احد زیادہ طر حویلی بھی نہیں جاتا تھا اس وجہ سے بھی بس دونوں بہت دور دور رہتے تھے۔نہ ایک دوسرے کو برا بھلا کہتے تھے نہ کچھ اور۔۔

لیکن اپ کی زندگی میں ایسا کوئی تو ضرور ہوتا ہے جو اپکو ہمیشہ نہیں تو اپکے مشکل وقت میں راستہ دیکھاتا ہے۔اپکی اصلاح کرتا ہے۔احد کے لیے کون تھا وہ شخص اگے اللہ کو کیا منظور تھا۔یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا تھا۔۔

ایک منٹ کے لیے اتوالمان بھی اسے دیکھ کر رک گیا جو بھی ہے ارحان میں اٹریکشن تھی یہ الماں مانتا تھا۔۔

اسکی نیچر زیادہ ایکسپر سیو نہیں تھی۔کسی کے سامنے نہیں کھلتا تھا۔۔ایسے لوگ صرف انکے سامنے اپناآپ کھولتے ہیں جو انھیں جان سے زیادہ عزیز ہوں۔ارحان کی زندگی میں وہ شخص پہلا المان تھا۔۔اور دوسرا۔۔۔۔۔جہ توآگے پتہ چلے گا۔۔۔

****

چل یار ہاں کیوں کھڑا ہے !!!

ہا۔۔۔ہاں کچھ نہیں چل چلیں۔۔۔المان کو اسکی سوچوں سے ارحان نے جگایا تھا۔

میں سوچ رہا تھا حویلی چلتے ہیں۔۔!

کیوں ؟۔(المان نے پوچھا)۔

www.novelsclubb.com

ویسے ہی پتہ چلا ہے حماد بھائی کے رشتے کی بات چل رہی ہے۔اور اتنا عرصہ ہو گیا گھر کا کھانا بھی نہیں کھایا۔

ویسے بھی سننے میں ایا ہے کہ یونیورسٹی۔میں سٹائک ہو گی۔تو تھوڑا ریسٹ ہی کر لیں گے گھر جا کر۔۔۔۔۔۔

میرے سننے میں ایا ہے کہ یونی میں سٹرائک چلے گی۔تو چلتے ہیں۔

!اوکے۔۔

!الماں نے ارحان سے ڈرتے ہوئے پوچھا۔احد کو بھی لی چلیں۔۔۔

نہیں۔۔جواب سپاٹ لہجے میں ایا تھا۔

اور الماں افسردہ ہو گیا تھا۔

وہ دونوں اپنی گاڑی میں بیٹھے ہوسٹل کی طرف رواں دواں تھے۔

www.novelsclubb.com

تم اب میرے ہاتھوں سے نہیں بچو گے۔

آیان اور ریان۔۔۔ !!!!!رکو ذرا

ماما جانی دیکھیں نہ انہیں تنگ کر رہے ہیں۔

پھوپھو جانی ہم نے کچھ نہیں کیا۔

اس نے پہلے مارا تھا۔

میں کیا کروں تم لوگوں کا جب الگ ہو تو سکون نہیں ہوتا۔اور جب ساتھ !!! یااللہ ہو جب بھی سکون نہیں ہوتا۔۔

دفعہ ہو جاؤ ہیاں سے میرا دماغ نہ کھاؤ۔

ایان اور ریان۔ایزل کو منہ چڑھاتے ہوئے۔اندر چلے گئے۔یہ دونوں اسکے ماموں کے بیٹے تھے۔آج افتخار صاحب کی طبیعت خراب تھی۔جس کی وجہ سے یہ لوگ ائے ہوئے تھے۔

علوینہ بیٹا یہ لو ذرا دیکھو یہ تینوں کیا کر رہے ہیں۔جی ماما میں دیکھتی ہوں آپ فکر نہ کریں۔

آسیہ بیگم نے مسکراتے ہوئے اپنی بیٹی کو دیکھا اور دل میں ڈھیر ساری دعائیں دے ڈالی۔

کیوں کہ آج کل علوینہ کی شادی کا چرچہ ہو رہا تھا گھر میں۔افتخار صاحب کے دوست تھے۔ جنہوں نے انہیں گاؤں بلایا تھا۔

اور انکا خیال تھا کہ وہ علوینہ کا رشتہ مانگے گے۔اپنی بڑے پوتے کے لیے۔آسیہ بیگم یہ باتیں اپنی بھابھی کو بتا رہی تھی۔

****

تو نہ کلاس میں اس چڑیل سے دور رہنا۔ہر وقت کسی نا کسی سے لڑتی رہتی ہے۔

مرزا نا اور احد اس وقت اپنے ہوسٹل روم میں بیٹھے پڑھ رہے تھے جب مرزان نے ایزل کے بارے میں احد کو آگاہ کیا۔

ارے وہی جو کل سکول میں مجھ سے لڑ رہی تھی احد نے بنا کتاب سے سر !کون اٹھائے اسے پوچھا۔

غصہ تو جیسے ہر وقت اس کی ناک پر رہتا ہے مرزان نے مزید اسے ایزل کے بارے میں بتایا

تو تجھے کون کہتا ہے۔اسے بات کر (احد نے ابھی۔بی سر نہیں اٹھایا تھا۔)

مجھے بھی کوئی شوق نہیں اس سے بات کرنے کا میری تو مجبوری ہے وہ !!اوہ ہیلو کلاس کی مونیٹر ہے۔ابپتا نہیں کون بنے گا

www.novelsclubb.com

مرزان نے اپنی انا اڑے لاتے ہوئے اور اخر میں سوچ کے تاثر سے کہا۔

ارے ہاں !!!اس بار مونیٹر تو بنے گا۔ مرزان نے جیسے اپنی پریشانی کا حل بتایا۔ جو اس کے لیے اس وقت پڑھائی سے بھی زیادہ اہم مسئلہ بنا ہوا تھا۔ شائد مسئلہ کشمیر سے بھی زیادہ اہم 😁 ۔۔۔

نہیں میں ایسا کچھ نہیں کرنے والا مجھے ایسا کوئی شوق نہیں تو نے بننا ہے تو بن جا۔ احد نے جھٹ سے منع کیا تھا اور اپنا کام ختم کر کے بکس بیگ میں رکھیں

۔

اب تو تو ہی بنے گا۔ وہ چڑیل ہر بار بنتی ہے اور اگر میں بن سکتا تو بن جاتا لیکن کلاس کا اصول نہیں ہے۔ ہمیشہ ٹوپرز ہی سلیکٹ ہوتے ہیں۔

مرزان نے جیسے اپنی ایک اور پریشانی بتائی۔

www.novelsclubb.com

جب ہو گا دیکھا جائے گا ابھی اکر لیٹ جا صبح سکول جانا ہے۔۔۔

مرزان نے اپنی بکس سمیٹی لائٹ بند کر کے اکر بیڈ پر لیٹ گیا۔

****

ارے رحمان صاحب کب ارہے ہیں۔انکھیں ترس گئی بھئی اپ کو دیکھنے کے لیے شبیر صاحب فون پر اپنے دوست سے بات کر رہے تھے۔جن کو وہ حویلی انے کی دعوت دے چکے تھے۔

بسکیا کہہ سکتے ہیں مصروفیات ہی اتنی تھی کہ ملاقات نہیں ہو سکیں۔لیکن انشاللہ اب ایسا نہیں ہو گا۔

رحمان میر اور شبیر صاحب کالج کے وقت کے دوست تھے۔جن کی دوستی ابھی تک قائم تھی۔لیکن مصروفیات کی وجہ سے کچھ عرصہ سے ملاقات نہیں ہو سکی تھی۔

جی ہاں!!اب ایسا ہی ہونا چاہیے اس بار میں کوئی بہانہ نہیں سونوں گا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اب توماشاءاللہ سے ہمارے پوتا پوتی بھی جوان ہو گئے ہیں۔شبیر صاحب نے تھوڑا رعب سے کہا

ہاہاہاہا!!!جی جی آپ فکر نہ کریں اس ہفتہ اپ کی خدمت میں ہم حاضر ہو جائیں گے۔

چلیں پھر ٹھیک ہے۔اس ہفتے کو ملاقات ہوتی ہے۔اپ سب سے شبیر صاحب نے بات کے اخر میں کچھ رسمی جملوں کا تبادلہ ہوا اور پھر فون بند کر دیا۔لیکن پھر بھی ایک اور بار دلانا نہ بھولے تھے۔

داداجان یہ کون تھے؟میشا نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا کیونکہ وہ اندر آتے ہوئے داداجان کو کسی کو دعوت دیتے ہوئے سن چکی تھی۔

میری بچی یہ میرے دوست ہیں۔جن کی پوتی سے حماد کی بات کرنی ہے۔

داداجان نے نرم لہجے میں میشا کو سمجھتے ہوئے کہا۔

سچی دادا جان حماد دادا کی شادی مجھے تو یقین ہی نہیں ارہا میشا نے نہایت ہی خوش ہو کر اپنے دادا سے کہا۔

چلو اسی خوشی میں میرے لیئے زرا چائے بنا کر لاؤ دادا جان سے ساتھ ہی حکم جاری کر دیا۔

جی ابھی لائی میشا دادا جان کو پیار کرتی کچن کی طرف بڑھ گئی۔

****

چل الماں جلدی کر لے تیری تیاری مکمل ہی نہیں ہو رہی۔ ہمیں نکلنا بھی ہے۔

ارحان تھک چکا تھا۔ کیونکہ کب سے وہ بیٹھا الماں کا انتظار کر رہی تھا۔ جس کی تیاری مکمل ہی نہیں ہو رہی تھی۔

بس ہو گیا چل خود تو اتنا ہنڈسم ہے اب مجھے تو ٹائم لگتا ہے۔المان نے اپنا سارا الزام جیسے ارحان پر ہی دے دیا۔ارحان نے تاسف سے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

پن وہ دونوں اب کار میں بیٹھے اپنے گاؤں کی طرف روانہ تھے۔ان کی دو مہینے کی یونی سے چھٹیاں تھیں۔

****

احد جب کلاس میں داخل ہوا تو مرزان اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا تھا۔وہ بھی اکر اسکے ساتھ بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

جی تو بتائیں ہو گئے لیٹ ہم اس نے احد کو گھرتے اور طنزیہ لہجے میں کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

جب کے احد نے اسے ایک دفعہ دیکھنے پر ہی اکتفا کیا اور واپس اپنی گردن مڑ موڑ لی۔

مرزان کلس رہ گیا۔۔۔۔!!!!!

اسلام علیکم گائز۔۔۔۔!!!!!

ایزل چیختی ہوئی کلاس میں داخل ہوئی۔۔

اگئی چڑیل۔۔۔۔! مرزان نے منہ میں کہا۔۔۔

Hi sweety.....!!

ذرا ہمیں بھی سلام اکریں۔۔! واسف نے نہایت ہی کمینگی کے انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

ایزل کو بہت زیادہ تپ چڑھی۔

اور احد نے ایک دم نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا۔

پتہ نہیں کیوں اس وقت احد کو واسف کا یہ کہنا نہایت ہی برا لگا تھا

ہاں ! ہاں !!! کیوں نہیں واسف ادھر آؤ میں تمہیں اپنا پورا انٹرو دیتی ہوں وہ بھی سپیشل والا۔۔۔(ایزل نے اپنی چیزیں احد کے اگے والی ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا وہ اس انداز میں بولی تھی کے سب نے دونوں کی طرف دیکھا۔ تھا۔۔)

لو بھئی یہ تو گیا اسے کہا بھی تھا اس لڑکی سے پنگاہ نہ لو لیکن اسے اپنی جان پیاری نہیں ہے کلاس میں ایک لڑکی نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ جو اسانی احد نے اور مرزان نے سنی تھی۔ کیونکہ وہ لڑکی ان دونوں کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھی۔

زندگی میں تو نے کبھی لڑکے کو لڑکی سے مار کھاتھے ہوئے دیکھا ہے۔(مرزان نے احد کے کان میں کہا۔)

مطلب؟!!!! احد نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

تو اب دیکھ لے۔ مرزان نے تھوڑی سے پکڑ کر احد کا چہرہ ایزل کی طرف کیا جو اپنے بازو لڑائی کے انداز میں اوپر چڑھا رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

واسف بھی ایزل کی بات سن کر فوراً اٹھ کر اس کے پاس آیا تھا۔

واسف خانزادہ شکل سے تو خوبصورت تھا مگر حرکتیں نہایت ہی کمینوں والی آتی جاتی لڑکی پر کمنٹ پاس کرنا اس کی معمول کا حصہ تھا ایک دو بار ایزل پر بھی بے ہودہ کمنٹ پاس کر چکا تھا جو پہلے تو ایزل برداشت کر گئی تھی لیکن اب برداشت سے باہر تھا۔واسف کو بھی شائد اپنی زندگی پیاری نہ بھی جو ایزل سے پنگاہ لے بیٹھا تھا۔

ارے تم تو میری سوچ سے اگے نکلی ضرور کیوں نہیں دو نمبر (واسف نے کمینگی کے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔)

یہ کیا کر رہی ہے پاگل ہو گئی ہے احد نے غصے میں مرزان سے کہا جو لڑائی بڑی انجاوئے کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ارے میرے جزباتی دوست تو ٹھنڈر کھ ابھی دیکھ اس کا حال کیا ہوتا ہے مرزان نے احد کو ٹھنڈا کرنا چاہا کیونکہ احد کے چہرے سے محسوس ہو رہا تھا اس وقت وہ کتنے غصے میں ہے۔

ویسے میں نمبر دینا تو چاہتی ہوں لیکن ایزل نے معصومیت سے کہا جیسے واسف کو نمبر دینا بہت ضروری ہو۔۔۔!!

لیکن..!!!

لیکن اسے پہلے میں تمہیں اپنا سپیشل انٹرو دینا ہے۔ایزل نے واسف کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

جان من تم نمبر دے دو ہم فون پر ایک دوسرے کو انٹرو دے دیں گے۔

اچانک ہی اسے اپنا کندھا ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا۔

آہ مسکراہٹ اب درد کے اثار میں تبدیل ہوئی تھی۔

کیا ہوا واسف (ایزل نے اس انداز میں پوچھا جیسے اسے واسف کی بہت فکر ہو)

نہ۔۔۔نہیں کچھ نہیں (وہ زبردستی مسکرایا)

سٹارٹ کروں میں اپنا سپیشل انٹرو (ایزل نے طنزیہ لہجے میں پوچھا مگر واسف جیسا کم عقل کہاں سمجھ سکا ڈھیٹائی اسے ہاں میں سر ہلا یا دیا۔

ہاتھ دو اپنا۔(واسف نے مجھے نا سمجھی سے اپنا ہاتھ اگے کر دیا۔)

جیسے ایزل نے مسکرا کر تھاما اور پھر غصے میں اس کا ہاتھ پیچھے موڑ دیا۔

ہاں بولو کیا بول رہے تھے سویٹ کس کی اجازت سے بولا مجھے اس بے ہودہ نام سے پکارا ہاں تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ پر کمنٹ کرنے کی بلکہ مجھے چھوڑو اپنا بدلہ تو میں کے ہی لوں گی ہراتی جتی لڑکی کا تم نے جینا حرام کر کے رکھا ہوا ہے۔

ہاں جانتے بھی ہو کون ہوں میں۔۔ اینل افتخار میر۔۔ ایزل نے اس کے کان میں چینخ کر کہا۔ا

احد نے جھٹکے سے چہرہ ایزل کی طرف موڑا تھا یہ نام وہ کیسے نہ جانتا۔احد کے چہرے پر غصے کی جگہ حیرانی آئی تھی اور اب حیرانی خوشی میں تبدیل ہوئی تھی۔

احد مسکرایا تھا جسے اس کا ڈمپل بھی جاگ اٹھا تھا۔۔

اس واسف کا ہاتھ تو۔۔۔۔۔۔۔۔ کرتے کرتے رکا تھا۔تو تو مسکرا رہا ہے۔۔

یار احد تو ایسا کر مجھے نیند سے اٹھا دے مجھے یہ خواب ہضم نہیں ہو رہا۔

احد نے ایک نظر مرزان کو دیکھا اور واپس اپنے اپ کو کمپوز کیا۔

ااہhhhh!!! چھوڑو مجھے لڑکی دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا واسف کی درد سے چینخے پوری کلاس میں گونج رہی تھیں۔اور اب توانسوں بھی انکھوں سے نکلنے کے لیے تیار بیٹھے تھے۔

www.novelsclubb.com

چھوڑ دوں ؟ایزل نے ہاتھ پر اور زور دیا اور پوچھا۔۔

معافی مانگو اور وعدہ کرو کہ دوبارا ایسے کوئی حرکت نہیں کرو گے۔ واسف نے نفی میں سر ہلایا تھا۔ نہیں کرو گے وعدہ تو ٹھیک ہے پھر میں اس ہاتھ کو توڑنے میں وقت نہیں لگاوں گی۔

ایزل نے ہاتھ کو مزید موڑا تھا۔ جیسے ہڈی کے ٹوٹنے کی اواز ائی تھی ایزل نے غصے میں اس کے بازو کو چھٹکا تھا جاؤ دفعہ کرو اپنی شکل اور ہاں نمبر دوسرے بازو پر لکھ دیا۔

اب اس نمبر پر کال کرنا یہ تمہیں اچھی سرویسز دے گے اخر کو اب میں اتنی بھی ظالم نہیں ہوں کے ہاتھ توڑ کر ڈاکٹر کا نمبر نہ دوں۔

وہ ہاتھ جھاڑتی ہوئی اپنی جگہ پر بیٹھ گئی تھی اور واسف کا تو رو رو کر برا حال ہو گیا تھا کسے کے اندر اتنی ہمت نہ تھی کہ کوئی اگے بڑھ کر ایزل کو کچھ کہتا۔

جبکہ علی واسف کا دوست اسے افس کی طرف لے گیا تھا

واہ یار ایزل زبردست اچھا سبق سکھایا تم نے اس واسف کو سارہ نے فخریہ انداز میں ایزل کو سراہا۔

www.novelsclubb.com